یا عباسؑ

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے
احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
موجِ کوثر سر اُٹھا کر دیکھتی ہی رہ گئی
اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

میرا کعبہ مِرا قبلہ ہے علم غازیؑ کا
میرا نوحہ مِرا گریہ ہے علم غازیؑ کا

رات کیوں گشت پہ نکلی ہے سیہ چادر میں
چاند نکلا ہے کہ نکلا ہے علم غازیؑ کا

سرمدی سی جو فضاؤں میں مہک پھیلی ہے
لگ رہا ہے کہیں سجتا ہے علم غازیؑ کا

یہ علم وہ ہے اُٹھا کر کوئی جاں دیتا ہے
کوئی جاں دے کے اُٹھاتا ہے علم غازیؑ کا

اے اَحد تیری کمر کا جو نکلتا ہے یہ خم
مجھ کو لگتا ہے کہ اُٹھتا ہے علم غازیؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

وہ جلالت ہے کبھی مَس نہ کیا مَیں نے نویدؔ
بس اشارے سے ہی چوما ہے علم غازیؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

آ گئے غازی

کہا حسینؑ تصوّر میں آ گئے غازیؑ
علم کے اُٹھتے ہی منظر پہ چھا گئے غازی

علم کی بات نہیں تھی فقط خدا کی قسم
علیؑ کی بات تھی وہ جو بنا گئے غازیؑ

پھر اس کے بعد نہ چاہی کسی نے سیرابی
وہ پیاس تشنہ لبوں کو پلا گئے غازی

تھی ایک خواب خدا و خودی کی یکجائی
سو بن کے خواب کی تعبیر آ گئے غازی

کسی کو جب کسی مظلوم نے پکارا کہیں
توسب سے پہلے مدد کرنے آ گئے غازی

Presented by Ziaraat.Com

نویدؔ میں نے جو پوچھا ہے کیا حقیقتِ راز
جواب میں مجھے مجھ سے ملا گئے غازی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

یہ کون خیمے سے لے کر علم نکل رہا ہے
حرم کو سکتا ہے زینبؑ کا دم نکل رہا ہے

رکی ہوئی ہے جو یہ شش مہات کی گردش
رکی ہوئی ہے جو یہ کائنات کی گردش
یہ خیمہ گاہ سے کس کا قدم نکل رہا ہے

جھکی ہوئی ہے سلامی کو انبیاءؑ کی قطار
جھکی ہوئی ہے سلامی کو اولیاؑ کی قطار
کہ خیمہ گاہ سے صاحب حشم نکل رہا ہے

کٹا کے بازو علم دشت میں اٹھانے کو
یہ کون جارہا ہے لا الہٰ بچانے کو
قدم ملائے خدا بھی بہم نکل رہا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کمر جھکائے ہوئے خاک اُڑا رہے ہیں حسینؑ
وہ دیکھ لاشِ برادر پہ آرہے ہیں حسینؑ
کمر میں تھا جو احد کی وہ خم نکل رہا ہے

وجود پا رہی ہے جسم لا الہٰ میں سانس
یہ دیکھ آرہی ہے جسم لا الہٰ میں سانس
وہ دیکھ خاک پہ غازی کا دم نکل رہا ہے

نویدؔ سوگ سا کیسا فضا پہ طاری ہے
یہ کس کا ذکر ہے جو بزمِ کُن میں جاری ہے
کہ جو بھی جارہا ہے چشم نم نکل رہا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

خود کو سنبھال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں
صدقہ نکال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

چادر چھنے گی جس دم تب کون پاس ہوگا
قیدی بنیں گے جب ہم تب کون پاس ہوگا
مت کر سوال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

مقتل میں کھو نہ جائیں غازی کے بعد بچے
بے حال ہو نہ جائیں غازی کے بعد بچے
رکھنا خیال زینبؑ عباسؑ جارہے ہیں

پردیس میں چھنے گی اب تیرے سر سے چادر
اب بال کھول اپنے اے بی بی اپنے سر پر
لے خاک ڈال زینبؑ عباسؑ جارہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بچوں کے اب طمانچے اے بیبیوں لگیں گے
شامِ غریباں ہوگی خیمے بھی اب جلیں گے
وقتِ زوال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

شہہؑ رہ گئے ہیں تنہا کوئی نہیں ہے زینبؑ
غازیؑ کے بعد شہہؑ کا کوئی نہیں ہے زینبؑ
شہہؑ کا خیال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

غازیؑ کے گرد پھر کر آنچل کی تو ہوا دے
شانے پہ ہاتھ رکھ کر غازیؑ کو تُو دعا دے
اے پُر جلال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

خیمے میں تھام کے دل پھر آ نہ جائیں سرورؑ
سُن کر یہ بین تیرے غش کھا نہ جائیں سرورؑ
مت ہو نڈھال زینبؑ عباس جا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

برپا نویدؔ اس دم خیمے میں ہے وہ محشر
زینبؑ سے کہہ رہی ہیں سب بیبیاں لپٹ کر
کیا ہوگا حال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

عباسؑ ترے ہاتھ مرے سر کی ہیں ردا اے شیر تو نہ جا
یہ ہاتھ کٹ گئے تو کرونگی ردا کا کیا اے شیر تو نا جا

کون آئے گا بچانے کو تیروں سے بھائی کو
خنجر چلے گا جب تو کسے دونگی میں صدا
اے شیر تو نہ جا

نیزہ ہر ایک ہاتھ میں ہوگا بوقتِ شام
کس کس سے اپنے سر کی بچاؤنگی میں ردا
اے شیر تو نہ جا

اُس وقت کیا کرونگی جو پیاسی سکینہؑ کو
پانی دکھا دکھا کے بہائیں گے اشقیا
اے شیر تو نہ جا

Presented by Ziaraat.Com

بھائی ہے تو کسی کا علم اور کسی کی آس
بھائی ہے میرے واسطے تو سایۂ خدا
اے شیر تو نہ جا

بھائی یہ ترے ہاتھ حرم کی قنات ہیں
پردے کی ابتداء ہیں یہ پردے کی انتہاء
اے شیر تو نہ جا

آئے گا خوں میں ڈوبا ہوا جب علم نویدؔ
خیمے کے در پہ گونج رہی ہوگی یہ صدا
اے شیر تو نہ جا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

سینے سے لگو یا مجھے سینے سے لگاؤ
عباسؑ نہ جاؤ
زینبؑ کو غش آیا ہے اُسے ہوش میں لاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

تم ہو تو اُسے اپنی ردا یاد نہیں ہے
بابا کا کہا تم نہ اُسے یاد دلاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

کہتی ہے کہ یہ ہاتھ مرے سر کی ردا ہیں
لِلہ نہ ان ہاتھوں کو دریا پہ کٹاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

Presented by Ziaraat.Com

تم جاتے ہو جب سے یہ خبر اُس نے سنی ہے
وہ خاک پہ بیٹھی ہے سکینہؑ کو اٹھاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

لشکر کے علمدار ہو تم ہو مرا لشکر
لِلہ مرے ہوتے نہ ہتھیار سجاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

پانی سے بھلا ہجر کی کب پیاس بجھے گی
ہے تشنہ لبوں کی یہ صدا ہائے نہ جاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

پہلے مرے حلقوم پہ چل جانے دو خنجر
جیتے جی مجھے تم تو نہ یہ داغ دکھاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

Presented by Ziaraat.Com

پھر شمر ہے اور شامِ غریباں کا اندھیرا
چھوڑوں میں سکینہؑ کو کہاں پہ تو بتاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

تھے بین یہ خیمے میں نویدؔ اہلِ حرم کے
بعد اپنے درندوں کیلئے چھوڑ نہ جاؤ
عباسؑ نہ جاؤ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

لوٹ کر سقا نہ آیا شامِ عاشورہ کے بعد
پانی بچوں نے نہ مانگا شامِ عاشورہ کے بعد

سارے آنسو تو چچا کا خون بن کر بہہ گئے
بچی کو رونا نہ آیا شامِ عاشورہ کے بعد

خیمے میں غازیؑ نہ آئے آ گئی خیمے میں آگ
سب نے غازیؑ کو پکارا شامِ عاشورہ کے بعد

ڈھونڈنے غازیؑ کو نکلے ہوگئی مقتل میں رات
ماؤں نے بچوں کو ڈھونڈا شامِ عاشورہ کے بعد

کچھ نہ تھا ٹوٹے ہوئے غازیؑ کے نیزے کے سوا
بس یہی ساماں بچا تھا شامِ عاشورہ کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

شکل غازیؑ کی نظر آتی تھی خوں میں تر بہ تر
جو بھی کوزہ دیکھتا تھا شامِ عاشورہ کے بعد

پانی بہنے کی صدا سنتے ہی زینبؑ رو پڑیں
جب ہوا خاموش صحرا شامِ عاشورہ کے بعد

ہائے عمّو کہہ کے غش کھایا سکینہؑ نے نویدؔ
سامنے پانی جو آیا شامِ عاشورہ کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

آ گئی شام، بڑھے شام کے سائے غازیؑ
ڈھونڈنے تجھ کو سکینہؑ کہاں جائے غازیؑ

سر پہ زینبؑ کے فقط ایک ردا باقی ہے
دیں بچائے کہ وہ چادر کو بچائے غازیؑ

گیا بازار گیا، شام کا دربار آیا
پھر کب آؤ گے اگر اب نہیں آئے غازیؑ

ہائے اب آیا سکینہؑ کو طمانچوں کا یقیں
آ گئی مشک، علم آیا نہ آئے غازیؑ

ہائے سکتے میں سکینہؑ ہے ، پریشان ہے ماں
کیسے سکتے سے اُسے ہوش میں لائے غازیؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہائے کب نیل طمانچوں کے مٹے گالوں سے
کب سکینہؑ نے دہائی نہ دی ہائے غازیؑ

یہ گھڑی زینبؑ دلگیر پہ ہے سخت نویدؔ
ہاتھ رسی میں ہیں ، منہ کیسے چھپائے غازیؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

غازیؑ میرا کہاں ہے میں قید ہو رہی ہوں
ہر لب پہ الاماں ہے میں قید ہو رہی ہوں

بھائی کی جاں تھی مجھ میں اس نے گلا کٹایا
بھائی میں میری جاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

لاشے کٹے گلوں سے لبیک کہہ رہے ہیں
لب پر مرے اذاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

سب سانس لے رہے ہیں بیمارؑ طوق میں ہے
آزاد اِک جہاں ہے، میں قید ہو رہی ہوں

جس کے حصار میں ہے وحدانیت وہ بازو
رسی کے درمیاں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

مقتل سے آ رہی ہیں تکبیر کی صدائیں
اک حشر کا سماں ہے میں قید ہو رہی ہوں

ہر اک نبیؐ کی محنت ہر اک ولی کی عظمت
اس قید میں نہاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

بازو میں فاطمہؑ کے رسی یہ بندھ رہی ہے
اور سب کو یہ گماں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

اس دم نویدؔ ہر اک گردش رکی ہوئی ہے
سکتے میں آسماں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

جب شاہ نے بے بازو تپتی ہوئی ریتی پر عباسؑ کو دیکھا ہے
زینبؑ کو پکارا ہے عمامہ اتارا ہے سر خاک پہ مارا ہے

پہنچے ہیں کمر تھامے عباس کے سرہانے
چومے ہیں کبھی بازو چومے ہیں کبھی شانے
پھر مشک اٹھائی ہے سینے سے لگائی ہے سر زانو پہ رکھا ہے

تم صبح میں سورج ہو تم چاند اندھیرے میں
لے لو مجھ اے بھائی پھر بازو کے گھیرے میں
تم ہی ہو زرہ میری تم ہی ہو سپر میری تم سے مرا ہونا ہے

تم میرے تصور کی تصویر ہو اے بھائی
میں خواب ہوں تم میری تعبیر ہو اے بھائی
میں پھول ہوں تم خوشبو میں چشم ہوں تم ابرو تم سے مرا چہرہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

سرہانہ ہو تم میرا تم ہی مرا پہلو ہو
تم ہی مری قوت ہو تم ہی مرا بازو ہو
کیا دن یہ دکھاتے ہوں تم اِس طرح جاتے ہو دم جیسے نکلتا ہے

تم ہی ہو دعا میری تم ہی ہو صدا میری
میں ہو اگر آئینہ تم ہی ہو جِلا میری
ہاں میری عبا تم ہو زینبؑ کی ردا تم ہو تم سے ہی یہ پردہ ہے

یاد آیا جُھلانا وہ عباسؑ کو جھولے میں
بہتا رہا آنکھوں سے ہر خون کے قطرے میں
جو ساتھ تھا برسوں کا قرنوں کا زمانوں کا پل میں سمٹ آیا ہے

پانی لیے کوزے میں سرہانے کھڑے رہنا
تھامے کبھی نعلینیں پینتانے کھڑے رہنا
چلنے پہ وہ چل دینا رکنے پہ وہ رک جانا بھولا نہیں جاتا ہے

Presented by Ziaraat.Com